بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسلمان ہونے پر کمیونٹی کا ساتھ چھوٹنے کا ڈر ہو تو کیا کریں؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

قبولِ اسلام کے وقت ایک شخص یہ خدشہ ظاہر کرتا ہے کہ اسلام قبول کرنے کے بعد اُس کی کمیونٹی کی سپورٹ ختم ہو جائے گی اور کوئی اس کی مدد نہیں کرے گا؟ اس خدشہ کا کیا حل ہے؟

جواب

اسلام کی طرف مائل لوگوں کے دلوں میں بعض اوقات یہ خدشہ اٹھتا ہے کہ اگر میں نے یہ قدم اُٹھایا، تو میری کمیونٹی مجھ سے ناراض ہو جائے گی، تعلقات متاثر ہوں گے اور شاید میں تنہا رہ جاؤں گا، لیکن بات یہ ہے کہ کاروبار، نوکری، زندگی کی ترقی کے لئے انسان بعض اوقات خود اپنی کمیونٹی کو چھوڑ کر کہیں دور جا بستا ہے اور اس کے جاننے والے چھوٹ جاتے ہیں تو جیسے یہاں بڑے فائدے کے لئے کمیونٹی چھوڑنا، ممکن ہے، ایسے ہی ہمیشہ ہمیشہ کی جنت جیسی عظیم نعمت کے حصول کے لئے بھی اگر کمیونٹی چھوٹ جائے تو کوئی مسئلہ نہیں اور جہاں تک ان کی سپورٹ کا تعلق ہے تو اس کے لئے ذیل کی چند چیزیں پیش نظر رکھیں۔

(۱) اسلام اپنے ماننے والوں کو تنہا نہیں چھوڑتا:

دینِ اسلام اپنے ماننے والوں کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑتا۔ اللہ پاک کی تائید و نصرت ہمیشہ ایمان والوں کے ساتھ ہوتی ہے، خاص طور پر اُس وقت جب بندہ صبر و استقامت کے ساتھ مشکلات کا سامنا کرے، چنانچہ اہلِ ایمان کو مخاطب کر کے اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: "بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔" (القرآن، پارہ 02، سورۃ البقرۃ، آیت 153)

مذکورہ آیت کے تحت امام نصر بن محمد سمرقندی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 373ھ) لکھتے ہیں: "اللہ تعالی مع کل احد ولکن خص الصابرين لكي يعلموا ان الله سبحانه وتعالى يفرج عنهم" ترجمہ: اللہ تعالیٰ (اپنے علم وقدرت سے) ہر ایک کے ساتھ ہے، لیکن یہاں صبر کرنے والوں کو بطورِ خاص اس لئے ذکر فرمایا تاکہ انہیں معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات دور کر کے آسانی فرمائے گا۔ (تفسیر سمرقندی، جلد 1، صفحہ 169، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت)

(۲) مشکلات میں سکون اور کامیابی کی کنجی توکل ہے:

مالی تنگدستی، گھریلو ناچاقی اور خاندانی و سماجی دوریاں وغیرہ کئی پریشانیاں ایسی ہیں جو انسان کی زندگی کو بے سکونی میں مبتلا کر دیتی ہیں، لیکن ایمان کی روشنی میں ان تمام پریشانیوں کا مؤثر علاج "توکل یعنی اللہ پر کامل بھروسہ" ہے۔ توکل وہ عظیم صفت ہے جسے اپنانے والا محتاج و بے آسرا نہیں رہتا۔ اُس کی ضروریات پوری ہونے کی صورت بن ہی جاتی ہے اور اُسے ایسا دلی اطمینان نصیب ہوتا ہے

جو کسی اور چیز سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس کے برخلاف، جو شخص توکل سے خالی ہو وہ معمولی باتوں میں بھی گھبراہٹ، بے چینی اور پریشانی کا شکار رہتا ہے، کیونکہ اس کا سہارا محض دنیاوی وسائل ہوتے ہیں جو کبھی مکمل نہیں ہوتے، لہٰذا مسائل چاہے مالی ہوں یا تعلقات کے، سچی کامیابی اور دیرپا راحت کا راستہ اللہ پر توکل سے ہی کھلتا ہے، چنانچہ توکل کرنے والے کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَ مَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا ۙ﴿2﴾ وَّ یَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ ؕ وَ مَنۡ یَّتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسۡبُہٗ ؕ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: "اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے نکلنے کا راستہ بنا دے گا۔ اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے۔" (القرآن، پارہ 28، سورۃ الطلاق، آیت 3-2)

پریشانیوں کے علاج کے بارے میں رسول اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "ان من قلب ابن آدم بکل واد شعبة فمن اتبع قلبه الشعب کلها لم یبال اللہ بای واد اهلکه ومن توکل علی اللہ کفاه الشعب" ترجمہ: بے شک ابنِ آدم کے دل میں ہر وادی کی طرف ایک شاخ (میلان) ہے۔ پس جو شخص اپنے دل کے پیچھے چل پڑا اور اس کے تمام میلانات کے پیچھے دوڑتا رہا، اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ اسے کون سی وادی ہلاک کر دے اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرے، اللہ تعالیٰ اسے ان تمام میلانات اور فکروں سے کافی ہو جاتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ، جلد 05، صفحہ 267، مطبوعہ دار الرسالۃ العالمیۃ)

مذکورہ حدیثِ مبارک کے تحت مفتی محمد احمد یار خان نعیمی رَحۡمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (سالِ وفات: 1391ھ/1971ء) لکھتے ہیں: "انسان کا دل ایک ہے، مگر اس کے لیے فکریں غم بہت ہیں۔ روٹی، کپڑا، مکان، بیماریوں میں علاج، آپس کی مخالفتیں وغیرہ وغیرہ فکروں غموں کے جنگل ہیں جن میں سے ہر ایک کا تعلق انسان کے دل سے ہے۔ (مزید لکھتے ہیں کہ) متوکل مؤمن پر رنج و غم اولاً آئیں گے نہیں، اگر آئیں گے، تو پانی کی طرح بہہ جائیں گے، اگر کچھ ٹھہر بھی گئے، تو دل ان کا اثر نہیں لیتا، دل اللہ کی یاد میں مخمور رہتا ہے۔" (مراٰۃ المناجیح، جلد 07، صفحہ 123، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور)

(۳) دینِ اسلام میں محبت، اخوت اور ہم آہنگی کا پیغام:

اسلام قبول کرنے والا دراصل کمیونٹی کو نہیں چھوڑتا، بلکہ وہ ایک ایسے وسیع، مضبوط اور عالمی کمیونٹی کا حصہ بن جاتا ہے جو رنگ، نسل، زبان، قومیت اور مال و دولت کے امتیازات سے بالاتر ہے، کیونکہ اسلام کی بنیادی تعلیم یہ ہے کہ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ ان کے درمیان رشتہ محض دنیاوی بنیادوں پر نہیں، بلکہ دین، ایمان اور حقیقی اسلامی محبت پر قائم ہوتا ہے، چنانچہ اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ اِخۡوَۃٌ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: "صرف مسلمان بھائی بھائی ہیں۔" (القرآن، پارہ 26، سورۃ الحجرات، آیت 10)

حقیقی اسلامی معاشرہ وہی ہے جہاں لوگ ایک دوسرے کی راحت و آرام کا خیال رکھیں، مشکل وقت میں دوسروں کے کام آئیں، کسی کو تکلیف نہ دیں اور اپنے باہمی تعلقات ملنساری، حسنِ اخلاق اور خیر خواہی پر اُستوار کریں۔ اسلام نہ صرف اِنہی چیزوں کا درس دیتا ہے، بلکہ معاشرے کو نقصان پہنچانے والے امور، مثلاً بلاوجہ سخت روّیہ اور اَیذا رسانی سے بھی منع کرتا ہے۔ یہاں تک کہ باہمی محبت، فریاد رسی اور ایک دوسرے کے دُکھ درد کا احساس کرنے کو بھی اوصافِ ایمان میں شامل کیا، جیسا کہ صحیح مسلم میں حضرت نعمان بن

بشیر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”مثل المؤمنين في توادهم و تراحمهم وتعاطفهم مثل الجسد اذا اشتكى منه عضو تداعى له سائر الجسد بالسهر والحمى “ترجمہ: مؤمنوں کی مثال ایک دوسرے کے ساتھ محبت، رحمت اور شفقت کرنے میں جسم کی طرح ہے، جب اس کا ایک حصہ بیماری میں بتلا ہوتا ہے، تو سارا جسم بے خوابی اور بخار میں اس کے ساتھ شریک ہوجاتا ہے۔ (الصحیح المسلم، جلد04، صفحہ 1999، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی، بیروت)

(۴) دینِ اسلام میں نو مسلم کے خاندانی تعلقات کی اہمیت اور حسن سلوک کا اصول:

اسلام قبول کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ نو مسلم اپنے غیر مسلم خاندان سے تعلقات توڑ دے۔ اسلام کا نظریۂ حیات اتنا عمدہ، جامع اور وسیع ہے کہ (کفر و معصیت یا ان کی تائید و مدد کی چند صورتوں کے علاوہ دیگر تمام معاملات میں) اپنے غیر مسلم والدین اور عزیز و اقارب کے ساتھ خونی رشتہ کے طبعی میلان کی بنا پر دنیاوی اعتبار سے اچھا برتاؤ کرنے کی تاکید ہے اور اچھے برتاؤ کے نتیجے میں عموماً سامنے والے سے بھی حسن سلوک ہی ملتا ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

تاریخ اجراء: 18 جمادی الاخریٰ 1447ھ/10 دسمبر 2025ء